إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ـ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

یوم جمعہ

جلد ۲۹	۳۰ ماہ ہجرت ۱۳۲۰ ہش	۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۰ھ	۳۰ مئی ۱۹۴۱ء	نمبر ۱۲۲

روزنامہ الفضل قادیان ـــ ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۰ھ

حضرت کرشن کی آمد

"ملاپ" (۲۹ مئی) میں پھلواڑہ سے آمدہ ۲۵ مئی کی خبر شائع ہوئی ہے کہ ایک عورت اپنے مکان کی چھت پر چڑھی۔ تو اس نے شور مچا دیا۔ کہ یہاں بھگوان کرشن بچہ کے روپ میں کھیل رہے ہیں۔ اس پر دوسری عورتیں بھاگی ہوئی آئیں۔ تو وہاں کچھ نہ تھا۔ اس عورت نے کہا۔ کہ جب تم سیڑھیوں پر تھیں۔ تو وہ بچہ آسمان کی طرف اڑ گیا۔ یہ خبر آناً فاناً شہر میں پھیل گئی اور اس مکان پر میلہ لگ گیا۔ بھگوان کرشن کے کھیلنے کی جو جگہ اس عورت نے تعیین کی۔ وہاں سے مٹی اکھاڑ کر لوگوں میں بطور پرشاد تقسیم کی جا رہی ہے۔ بعض تیں اس جگہ کو زبان سے چاٹتی ہیں۔ اور "ماتھے ٹیک رہی ہیں"۔ اس مکان پر جوتے لے جانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اور اسے مندر میں تبدیل کر دینے کی تجویز ہو رہی ہے "اس عورت کے چرن دھو کر چرنامرت لیا جا رہا ہے"۔

یہ برادرانِ وطن کی ضعیف الاعتقادی اور توہم پرستی کی کرشمہ سازی ہے۔ اس واقعہ کی تفاصیل پر جتنا غور کیا جائے اتنی ہی ہندوؤں کی سادہ لوحی واضح ہوتی ہے۔ اگر تو کوئی اور بھی وہاں کسی بچہ کو دیکھ لیتا۔ تو بھی ایک بات تھی۔ لیکن صرف اس ایک عورت کے شور مچانے پر یہ مان لینا کہ ضرور وہاں بچہ ہوگا۔ اور اس بچہ کے شری کرشن ہونے پر بھی ایمان لے آنا۔ اور اتنی سی بات پر اس مٹی کو کھانا اور چاٹنا اور اس سے بڑھ کر اس عورت کے بھی پاؤں دھو دھو کر پینا یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ ان پر جتنا غور کیا جائے۔ انسانیت کے اس درجہ تسفل پر ایک روحانی صدمہ محسوس ہوتا ہے۔ آہ! وہ انسان جسے خالق نے اشرف المخلوق کا درجہ عطا فرمایا وہ کس طرح توہمات کا شکار ہو کر اپنی زندگی کے حقیقی مقصد سے دور جا پڑا ہے۔ اور کس طرح اپنے شرف و مجد کو مٹی میں ملا رہا ہے۔

ذرا غور تو کریں۔ اگر وہاں بھگوان کرشن کا بچہ بن کر کھیلنا تسلیم بھی کر لیا جائے تو کیا یہ کوئی ایسا واقعہ ہے۔ جو ہندو قوم کی دینی یا دنیوی حالت پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ کیا محض اس سے اس قوم کی روحانیت میں کوئی تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے۔ قطعاً نہیں۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود اس مفروضہ کی بنا پر وہاں کیا کچھ کیا جا رہا ہے۔ اس کے مقابلہ میں دوسری طرف دیکھئے۔ کہ ایک انسان کو خدائے بزرگ و برتر نے اس زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور چونکہ اسے جملہ اقوام عالم کی ہدایت کا منصب عطا کیا گیا۔ اس لئے اسے مختلف انبیاء کی شانیں بھی عطا کی گئیں۔ اور جری اللہ فی حلل الانبیاء کے لقب سے ملقب فرمایا گیا۔ وہ دنیا میں آیا۔ اور قریباً پون صدی ہم لوگوں میں رہا۔ سینکڑوں ہزاروں لاکھوں کو اس سے ملنے۔ اور اس کے پاس بیٹھنے اٹھنے۔ اس کے اخلاق و عادات کا مطالعہ کرنے اور روحانیت کا تجربہ کرنے کا موقعہ ملا۔ اس نے اپنے روحانی کمال سے لاکھوں بندگانِ خدا کو بہرہ ور فرمایا۔ روحانی اندھوں کو آنکھیں بخشیں۔ اور ان کے اندر ایسی بصیرت پیدا کر دی۔ کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے خالق و مالک کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے قابل ہو گئے۔ برف کی مانند سرد قلوب کے اندر اس نے حرارت ایمانی پیدا کی۔ اور ایک دنیا نے اس حرارت کو محسوس کیا۔ اور ایک عالم نے اس سے روحانی فیوض و برکات حاصل کئے۔ اور قیامت تک یہ سلسلہ فیض رسانی جاری رہے گا۔ اس نے تائیدات الہٰیہ سے اپنے من جانب اللہ ہونے کا ثبوت پیش کیا۔ اور دنیا سے رخصت ہونے سے پیشتر اس نے بنی نوع انسان کے لئے ایک خوشگوار اور امید افزا انقلاب کی بنیاد رکھی۔ لیکن آہ! اس قدر واضح دلائل اور بینات کے باوجود دنیا نے اس کی قدر نہ کی۔ لوگ تمام عمر اس کی ایذا رسانی پر کمر بستہ رہے۔ اور ہر جائز و ناجائز ذریعہ سے اسے نقصان پہونچانے میں لگے رہے۔ وہی کرشن کو دیکھنے والی عورت کے پاؤں دھو دھو کر پینے والوں نے اس حقیقی کرشن کے مقابلہ کے لئے ایک باقاعدہ محاذ قائم کیا۔ اور مہم جاری کی۔ اپنے اور بیگانے در پے آزار ہو گئے۔ اور یہ سلسلہ اس کے نام لیواؤں کے لئے آج بھی جاری ہے۔ یہ امتیاز ایسا واضح ہے۔ کہ کوئی حقیقت بین انسان اس پر افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کاش کرشن کا انتظار کرنے والے بجائے توہمات میں مبتلا ہونے کے کرشن ثانی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کریں۔ کہ آج دنیا کی نجات آپ کی غلامی میں ہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ہجرت ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت الحمد للہ اچھی ہے۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو کل سے بخار ہے۔ آج درجہ حرارت ۱۰۲ تھا۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

آج شام جناب بابو سراج الدین صاحب پنشنر محلہ دار الفضل نے منور احمد صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں بہت سے اصحاب مدعو تھے۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) مولوی جان محمد صاحب ڈسکوی قادیان اور ان کا پوتا اور پوتی بیمار ہیں (۲) اہلیہ صاحبہ قائم علی صاحب چک نمبر ۳۰ منٹگمری بعارضہ بخار و درد بیمار ہیں (۳) چودہری نذیر احمد صاحب محمد آباد سندھ خرابی جگر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ (۴) مولوی محمد طیب اللہ صاحب بھرت پور ضلع مرشد آباد کا لڑکا ایک فوجی محکمہ میں امتحان دینے والا ہے۔ (۵) سید لطیف احمد صاحب پونا ور ملک رشید احمد صاحب سمندر پار جا رہے ہیں (۶) سید خادم حسین صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بسلسلہ جنگ لنڈن گئے ہوئے ہیں۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

تصحیح الفضل مورخہ ۸ رمئی میں لائل پور کے جلسہ کی رپورٹ چھپی ہے۔ جس میں سہواً مجھ سے حاضرین کی تعداد ایک ہزار کی بجائے دس ہزار لکھی گئی ہے۔ احباب درست کرلیں۔ خاکسار شیخ محمد یوسف سیکرٹری نشر و اشاعت لائلپور

اعلان نکاح ۲۲ راپریل ۱۹۴۱ء محمد نصیر الدین ساکن سٹروعہ کا نکاح مسماۃ عائشہ بنت محمد بخش صاحب کے ساتھ مبلغ پچاس روپیہ مہر پر چودہری چھجو خانصاحب امیر جماعت احمدیہ نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار۔ محمد ابراہیم پنشنر سٹروعہ

ولادت خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے ۲۳ مئی ۱۹۴۱ء کو لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔ خاکسار شیخ عبد الستار نابھہ

سپاس تعزیت حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی مرحوم کی وفات پر بہت سے احباب نے تعزیت کے خطوط میرے نام۔ والد صاحب میاں خیر الدین صاحب کے نام اور کچھ پھوپھی صاحبہ مائی کاکو کے نام بھیجے ہیں۔ چونکہ فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ الفضل تمام احباب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جزاهم اللہ خیراً۔ خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان

دعائے مغفرت (۱) خاکسار کے والد صاحب ۹ مئی کو فوت ہوگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار روشن دین از موںگ ضلع گجرات (۲) میرے بھائی سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب جہلمی کا بچہ فوت ہوگیا ہے۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ خاکسار سیٹھی خلیل الرحمٰن قادیان (۳) خاکسار کی اکلوتی جوان لڑکی طویل عرصہ بعارضہ دق بیمار رہ کر اس جہان فانی سے کوچ کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار شیخ عبد الرحمٰن از ایبٹ آباد

اعلان تعطیل چونکہ کل ۲۹ مئی کو وفات مسیح کی وجہ سے مقامی دفاتر میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۳۱ مئی کا الفضل شائع نہیں ہوگا۔ (منیجر)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۱ اپریل سے ۲۷ اپریل ۱۹۴۱ء تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

۱۵۴۶۔ عطا محمد صاحب قادیان
۱۵۴۷۔ محی الدین صاحب بارہمولہ
۱۵۴۸۔ محمد علی صاحب گورداسپور
۱۵۴۹۔ محمد لطیف صاحب سیالکوٹ
۱۵۵۰۔ زرینہ اختر صاحبہ "
۱۵۵۱۔ محمد صدیق صاحب گورداسپور
۱۵۵۲۔ مراد علی صاحب "
۱۵۵۳۔ مہراں بی بی صاحبہ "
۱۵۵۴۔ معراج الدین صاحب "
۱۵۵۵۔ زوجہ نتھو صاحب شاہجہانپور
۱۵۵۶۔ نجو آ بیگم صاحبہ "
۱۵۵۷۔ خوشنودی صاحبہ "
۱۵۵۸۔ نتھو خانصاحب "
۱۵۵۹۔ کشوری صاحبہ "
۱۵۶۰۔ زوجہ عبد القدیر صاحب "
۱۵۶۱۔ فیض احمد صاحب گجرات
۱۵۶۲۔ محمد صاحب "
۱۵۶۳۔ رحمت اللہ صاحب گجرات
۱۵۶۴۔ مرزا یوسف بیگ صاحب حصار
۱۵۶۵۔ دودھا خانصاحب نوشہرہ شاہ پور
۱۵۶۶۔ ولیما نساء صاحبہ میمن سنگھ۔ بنگال
۱۵۶۷۔ سائرہ خاتون صاحبہ "
۱۵۶۸۔ خورشیدہ بانو صاحبہ "
۱۵۶۹۔ پھول بانو صاحبہ "
۱۵۷۰۔ عبد الخالق صاحب "
۱۵۷۱۔ پسر " " "
۱۵۷۲۔ " " " " "
۱۵۷۳۔ " " " " "
۱۵۷۴۔ " " " " "
۱۵۷۵۔ بنت " " "
۱۵۷۶۔ عبد الشاہد صاحب "
۱۵۷۷۔ بچگان "
۱۵۷۸۔ " "
۱۵۷۹۔ " "
۱۵۸۰۔ شمس النساء صاحبہ "
۱۵۸۱۔ مشربا بی بی صاحبہ میمن سنگھ بنگال
۱۵۸۲۔ حفصہ خاتون صاحبہ "
۱۵۸۳۔ ریاض الدین صاحب "
۱۵۸۴۔ پسر " "
۱۵۸۵۔ " " " " "
۱۵۸۶۔ سونا بی بی صاحبہ "
۱۵۸۷۔ سلطان احمد صاحب گورداسپور
۱۵۸۸۔ تاج الدین صاحب "
۱۵۸۹۔ محمد شریف صاحب "
۱۵۹۰۔ بدر الدین صاحب "
۱۵۹۱۔ عبد الغنی صاحب "
۱۵۹۲۔ حنیفاں بی بی صاحبہ "
۱۵۹۳۔ شریفاں بی بی صاحبہ "
۱۵۹۴۔ عبد الحق صاحب "
۱۵۹۵۔ عبد الواحد صاحب "
۱۵۹۶۔ عبد المجید صاحب "
۱۵۹۷۔ بشیر احمد صاحب "
۱۵۹۸۔ نذیر احمد صاحب "

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

دوست یاد رکھیں کہ ۸ ماہ احسان ۱۳۲۰ ہش مطابق ۸ جون ۱۹۴۱ء تبلیغ کا دن ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو غیر احمدی احباب، اعزاء اور پڑوسیوں تک پہنچانا اس دن آپ کا فرض ہے۔ ناظر دعوت و تبلیغ

تحریک جدید سال ہفتم کا چندہ ۳۱ رمئی ۶ بجے شام تک مرکز میں داخل کرنا السابقون الاولون کی ضمانت ہے۔ کیا آپ اپنا وعدہ سو فی صدی داخل فرما چکے ہیں؟ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

چندہ جلسہ سالانہ و چندہ خاص کے فارم جلد واپس کئے جائیں

تمام جماعتہائے احمدیہ کو چندہ جلسہ سالانہ و چندہ خاص کے وعدوں کے فارم بابت سال ۲۱-۱۳۲۰ہش مطابق مئی ۱۹۴۱ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۲ء نظارت بیت المال کی طرف سے بھجوائے جا چکے ہیں۔ عہدیداران جماعتہائے متعلقہ کو چاہیئے کہ ہر دو فارم بہت جلد پر کرکے واپس فرمائیں۔ ناظر بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم اکسیر اور کیمیاء کا تاریک پہلو

از ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔

کچھ اپنے متعلق

کئی احباب میری نسبت بھی یہ خیال رکھتے ہیں۔ کہ میں بھی علم اکسیر کیمیا کا جس کے ذریعے چاندی سونا بننے کا خیال ظاہر کیا جاتا ہے۔ قائل ہوں۔ سو میں آج اپنی اس تحریر کے ذریعے بتا دیتا ہوں۔ کہ میں کس طرح کا قائل ہوں۔ بات دراصل یہ ہے۔ کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں ایک دفعہ فرمایا تھا۔ کہ آپ حکیم ہیں۔ یہ ابتدائی زمانہ بیعت کی بات ہے۔ اس کا مطلب میں نے یہ سمجھا۔ کہ آیت من بوت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً کے رو سے خدا تعالیٰ آپ کی برکت سے شائد مجھے قرآن کریم کی پُرحکمت تعلیم سے آگاہ فرما دے۔ لیکن اس کے بعد جب بھی میں قادیان آتا حضرت مولانا واستاذنا حکیم الامت مولانا نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ مجھے پکڑ لیتے۔ اور فرماتے۔ آپ مجھ سے علم طب سیکھ لیں۔ آپ ذہین ہیں۔ میں آپ کو علم طب بہت جلد پڑھا دوں گا۔ میں عرض کرتا۔ جناب مجھے اس علم سے قطعاً دلچسپی نہیں مجھے تو علم تصوف سے دلچسپی ہے اور اس طرح طب پڑھنے سے میں اعراض ہی کرتا رہتا۔ اور ہر دفعہ میرے آنے پر آپ مجھے عند الملاقات یہی فرماتے کہ آپ ذہین ہیں۔ مجھ سے علم طب ضرور پڑھ لیں۔ آخر ۱۹۰۵ء میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام معہ احباب باغ میں قیام رکھتے تھے۔ ان دنوں میں نے طب پڑھنی شروع کر دی تھی اور آنجناب نے مجھے کئی ایک کتب طب کی پڑھائیں۔ آپ کی اس بار بار کی توجہ نے مجھے طب اور طبی مسائل کی تحقیق کا اس حد تک مشتاق بنا دیا کہ اب میں بوجہ اسی اشتیاق کے بیسیوں کتب طب کو مطالعہ میں لا چکا ہوں اور تحقیق کا شوق مجھے اس حد تک ہے کہ ہزارہا نسخے طب کے یا کیمسٹری کے خواص الاشیاء اور خواص الادویہ کے متعلق جو مجھے جہاں سے بھی ملے میں نے قلم بند کر لئے۔ اور صدہا نسخے مجھے زبانی یاد بھی ہیں۔ اسی سلسلہ میں مجھے اگر اکسیری اور کیمیاوی نسخے ملے۔ تو محض شوق علم کی خاطر میں نے وہ بھی لکھ لئے اور علمی مجالس میں جہاں مذاکرہ علمیہ کے طور پر کچھ گفتگو چلی۔ تو وہاں بھی میں نے بغرض افادۂ علم بحث میں حصہ لیا۔ اور عام طور پر اس لئے کہ شائد مجھے علمی اضافہ کا فائدہ پہنچے۔ مختلف لوگوں سے نسخے دریافت کرنے کی بھی مجھے بہت عادت ہے۔ اور اس سے بھی میرے علم میں بہت کچھ اضافہ ہوا ہے۔ پس میں سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مجھے خواب میں حکیم کا لقب عطا فرمانا اسی کا یہ اثر ہے۔ کہ میں عجائبات حکمیہ کا اس قدر دلدادہ ہوں۔ کہ گویا اس مقصد کے لئے مجھے شوق کے لحاظ سے اب بھی پیری میں شباب کا رنگ چڑھا ہوا ہے۔

علم تکلیس کے متعلق تو مجھے عملی طور پر بھی کچھ واقفیت ہے۔ لیکن اعمال کیمیا دیہ کے متعلق عملی طور پر مجھے موقعہ نہیں مل سکا۔ بعض لوگوں کو میں نے اس بنا پر کہ یہ لوگ محض جہالت اور لاعلمی کی بنا پر روپیہ برباد کر رہے ہیں۔ انہیں منع بھی کیا ہے۔ اور بعض کو جو علم سمجھ والے تھے۔ بلکہ مجھے بھی علمی طور پر کیمیاوی فن کا سبق دینے والے تھے انہیں میں منع نہیں کر سکا۔ اور نہ ہی وہ منع ہونے والے تھے۔ بلکہ بعض حالات میں مجھے ان کی علمی اور مدلل باتوں کا مصدق ہونا پڑتا۔ ہاں میں نے بعض کتب میں اکسیر کا لفظ حرف سین سے بھی پڑھا ہے۔ اور بعض میں حرف ثا سے بھی۔ حرف سین سے اکسیر قلب الاعیان اور قلب ماہیت اجساد کے معنوں میں ہے۔ اور اکثیر بحرف ثا کے معنے کسی چیز کو قلت سے کثرت میں لانے کے ہیں۔ حرف ثاء سے لفظ اکثیر کا زیادہ تر استعمال سید حسین اخلاطی نے اپنی کتاب نزہۃ الاکسیر اور نور العیون میں کیا ہے۔ اور لفظ اکثیر کا حرف ثاء سے استعمال انہوں نے آیت کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ کے قاعدہ قانون قدرت کی مثال کثرت پر فرمایا ہے۔ اور تحلیل ترکیب کی مثال قانون قدرت سے شہر مازی کے مصنف نے دو ہواؤں کے ملنے سے پانی پیدا ہو جانے اور پانی کا آگ کے ذریعے بخار کی صورت میں ہوا ہو جانے سے اخذ کی ہے۔ پھر ایسا ہی میں ان کی دوسری تشریحات سے علمی طور پر یہ سمجھا۔ کہ جس طرح نباتات مثلاً گیہوں۔ جو۔ چنے وغیرہ جن کے بیجنے سے انسان ایک ایک دانہ سے سینکڑوں دانے کھیت سے حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے حاصل کرنے کے لئے قانون قدرت کی پیش کردہ شرائط کی پابندی۔ اور ان پر عمل کرنا بھی ضروری۔ اور لابدی امر ہے۔ اور وہ شرائط یہ ہیں۔ کہ زمین قابل اور مناسب زراعت ہو۔ زمین کو باہیا گیا ہو۔ اس میں تری بھی ہو موسم بیجنے کا بھی ہو۔ دانہ صحیح وسالم اور بے عیب ہو۔ اب ان شرائط ضروریہ میں سے اگر ایک کی بھی کمی ہو۔ تو کھیت سے غلّہ کا حاصل ہونا ناممکن ہے۔ لیکن یہ شرائط جو عام طور پر معمول بننے سے مشہود اور متعارف ہو چکے ہیں۔ اور ہر ایک جو زمینداراہ اختیار کرنے والا ہے۔ اسے ان شرائط کا علم ہے۔ اور پھر بار بار کا تجربہ اور مشاہدہ ہے اس کے لئے تو یہ آسان اور بالکل معمولی بات ہے۔ لیکن جس شخص کو صرف اتنا علم ہو۔ کہ زمین سے غلّہ پیدا ہوتا ہے اگر وہ کسی ایسے ملک میں ہو۔ جہاں کاشت کا دستور نہیں۔ اور نہ ہی اُسے دوسری شرائط زراعت کا علم ہے۔ تو وہ کس قدر اندھیرے میں ہوگا۔ اور اگر وہ صرف اپنی سمجھ سے انداز لگا لگا کر تخم ریزی کرے گا۔ تو مبتدین کی طرح اپنے بیج کو بوجہ عدم واقفیت شرائط وعدم تجربہ ومشاہدہ ضائع ہی کرے گا۔ اسی طرح ان کیمیاگروں کا حال ہے۔ کہ نہ یہ جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو سونا اور چاندی بنایا ہے۔ اس کے بنانے کے لئے قانون قدرت کے پیش کردہ شرائط کیا ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے کامیابی کی امید ہو سکے۔ پس وہ اس شکاری کی طرح آوارہ اور سرگردان پھر رہے ہیں۔ جو نہیں جانتا کہ شکار کدھر ہے۔ اور یہ کس طرف بغیر دیکھے بھالے تلاش کر رہا ہے۔

خدا کا یہ قانون کہ یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ اور کما ربیانی صغیرا کے رُو سے اس کا اپنی رحمانیت سے ہر نوع دنیا کو ابتداءً پیدا کرنا بھی ہے اور اپنی رحیمیت سے پیدا شدہ نوع کو قلت سے کثرت اور ادنےٰ حالت سے اعلےٰ حالت کی طرف نشأۃ ثانیہ میں منتقل فرمانا بھی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحفہ گولڑویہ ایڈیشن سوم کے صفحہ ۲۲۰ پر فرماتے ہیں:۔

"اسی سرّ کی وجہ سے خدا نے ان کا نام یاجوج ماجوج رکھا۔ کیونکہ ان کی فطرت کی مٹی ترقی کرتے کرتے کانی جواہرات کی طرح آتشین مادہ کی پوری وارث ہو گئی اور ظاہر ہے۔ کہ مٹی کی ترقیات آخر جواہرات اور فلزات معدنی پر ختم ہو جاتی ہیں تب معمولی مٹی کی نسبت ان جواہرات اور فلزات میں بہت سا مادہ آگ کا آ جاتا ہے گویا مٹی کا انتہائی کمال شے کمال یافتہ کو آگ کے قریب لے آتا ہے۔ پھر جنسیت کی کشش کی وجہ سے دوسرے آتشی لوازم اور کمالات بھی اسی مخلوق کو دیئے جاتے ہیں"

انہی معنوں میں بعض اور محققین کا بھی کلام پایا جاتا ہے۔ چنانچہ داؤد انطاکی اپنی کتاب تذکرۃ اولی الالباب کی جلد اول کے صفحہ ۱۳۲ پر۔ اور ذھب یعنی سونے کے تکون اور پیدائش کی نسبت فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تکونہ من ھیولانیۃ الزئبق والکبریت الخالصین علی نحو ثلث من الاول وثلثین من الثانی ومؤلفھما قوۃ صابغۃ وفاعلھا الحرارۃ یعنی سونے کی پیدائش خالص کبریت اور سیماب سے ہوتی ہے۔ اس طرح پر کہ سیماب تیسرا حصہ اور کبریت دو تہائی اور دونوں کی باہمی امتزاجی کیفیت کا سبب قوت صابغہ ہے۔ اور فاعل اس کی حرارت اور گرمی ہے موزون اندازہ اور درجہ کے ساتھ۔

اسی طرح الھدیۃ السعدیۃ میں جو فلسفہ کی کتاب ہے۔ اور ایک وقت مصر کے مدرسہ اظہریہ کے تعلیمی نصاب میں داخل تھی۔ اس میں جہاں اجساد سبعہ کے تکون پر بحث کی ہے بعض نباتات کی نسبت لکھا ہے۔ کہ ان میں اصل الحار یعنی کبریت کے جوہر کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اور اس صورت میں صاحب تصنیف نے اپنا مشاہدہ ذکر کیا ہے۔ کہ آگ کی مناسب حرارت پر ایک جڑی بوٹی کا عرق سیماب پر ڈالا گیا۔ جس سے ذھبی شکل پر دھات برآمد ہوئی۔ جو مشاہدہ کی آنکھ سے بالکل سونا ہی معلوم ہوتی تھی۔ اور بعض کے نزدیک تمام اجسام کثیفہ مراتب لطافت کی طرف منتقل ہوتے ہوئے آخری مرتبہ لطافت انہیں برقی لہروں کے سمندر میں جا داخل کرتا ہے جیسا کہ لطافت سے درجہ بدرجہ کثافت کی طرف منتقل ہوتا آیا۔ ان باتوں کی بناء پر میں اپنے ناقص خیال سے اس نتیجہ پر پہونچا ہوں جس کی تشریح ذیل کے فقرات سے ظاہر ہے۔

(۱) آیت قل اللہ خالق کل شئ کے رو سے خواہ رحمانی صفت کے اثر فیض سے کوئی مخلوق اپنی نوع کی ابتدائی پیدائش میں ظاہر ہوئی ہو۔ یا بعد میں صفت رحیمی کے اثر فیض سے نشاۃ ثانیہ میں اس کا ظہور ہوا ہو۔ ہر ایک چیز کا خدا ہی خالق ہے۔ خواہ بعض حالات میں قانون قدرت کی شرائط پیشگردہ کے استعمال کے لئے انسانی مساعی کا بھی بطور اشتراک فی العمل دخل پایا جاتا ہو جیسے کسان کی مساعی زراعت اور کھیتی باڑی کے کاروبار میں لیکن غلہ اور اناج کے تیار ہونے پر یہ کہنا بھی درست ہے۔ کہ یہ غلہ جو تیار ہوا ہے یہ زمیندار کی محنت کا نتیجہ ہے اور یہ بھی کہنا درست ہے۔ کہ اس طرح کے اناج اور غلہ کے دانہ دانہ کا تیار ہونا صرف اللہ تعالےٰ کے فعل سے ہے۔ کیونکہ انسان کی طاقت سے یہ امر بالا ہے۔ کہ وہ ایک دانہ بھی پیدا کر سکے۔ اسی نہج پر اگر بعض شرائط صنعت قلب الاعیان کے متعلق قانون قدرت میں پائے جاتے ہوں۔ جن کا خدا تعالےٰ کی طرف سے انکشاف ہو تو اس طرح کی صنعت کے لئے میرے نزدیک امکان درست ہے۔ جیسے کہ چشمہ معرفت کے صفحہ ۱۶۱ پر اس امکان کا خود حضرت نے بھی عجائبات قدرت کے ذکر میں اظہار فرمایا ہے۔

(۲) اگر یہ امر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ انسان کی کوشش صنعت اکسیر اور قلب الاعیان میں کامیاب ہو سکتی ہے پھر بھی میرے نزدیک مصنوعی سونا اور قدرتی سونا یکساں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سونے کے خواص میں سے ایک خاصہ جو امتیاز کے طور پر اس میں پایا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ سیماب کو اگر کسی ظرف موزون میں رکھا جائے۔ تو سونے کے سوا دوسری دھاتیں اس میں تیرتی رہتی ہیں۔ صرف ایک سونا ہی ہے جو اس میں تہ نشین ہو جاتا ہے۔ اسی طرح امتحان خلاص جس میں سونے کے سوا دوسری سب دھاتیں قائم نہیں رہ سکتیں اس میں صرف سونا ہی قائم رہ سکتا ہے علاوہ اس کے سونے کی دوسری خصوصیات جو کہیں اوپر تحریر میں لائی گئی ہیں۔ وہ سونے کو دوسری دھاتوں سے ممتاز کرتی ہیں۔ اور صرف ذھب نما رنگت مصنوعی سونے کے لئے کافی نہیں ہو سکتی جب تک من کل الوجوہ سارے صفات جو مابہ الامتیاز کے طور پر سونے میں پائے جاتے ہیں اس میں نہ پائے جائیں تاہم قدرتی اور مصنوعی دو نام پھر بھی دو مختلف حیثیتوں کو ظاہر کریں گے۔ اور مصنوعی کو قدرتی قرار دینا خود غلط ہے۔

(۳) ہاں چونکہ عجائبات قدرت کا کوئی بھی احاطہ نہیں کر سکتا۔ اور مشیت ایزدی سے بہت سے اسرار قدرت مصنوعات کے رنگ میں جو پہلے کسی پر ظاہر نہ ہوئے۔ بعد کے مدبرین اور محققین پر کھل گئے۔ چنانچہ ریل تار سائیکل۔ موٹریں بسیں بحری اور ہوائی جہاز وائرلیس یعنی ریڈیو کے ذریعہ براڈکاسٹ ہونے والی تقریریں کہ دنیا بھر کی باتیں گھر بیٹھے آدمی سن سکتا ہے۔

ان امور کو پہلے کون جانتا تھا۔ لیکن یہ جو کچھ ظاہر ہوا انہی مادی اشیاء کی تحلیل اور ترکیب سے ظاہر ہو گیا۔ ممکن ہے کہ اسی قسم کے اسرار بعد میں بھی ظاہر ہوں۔ اور ان میں بعض مصنوعات اس قسم کے بھی ہوں۔ جن میں صنعت اکسیر کی شرائط صحیحہ کا بھی انکشاف ہو جائے۔ اور جسے ناممکن الوجود سمجھا جاتا ہے۔ اس کا وجود بھی معرض ظہور میں آ جائے۔ یا بعض حکمتیں اور اسرار ایسے ظاہر ہوں۔ کہ ضروریات زندگی کی اقتاد ہی بدل جائے۔ اور کروں کے انقلابات جدیدہ نئے اجتماعی کوائف پیدا ہونے کے لئے نئے سامان معیشت اور اسباب زندگی دنیا کے سامنے پیش کر دیں۔ پھر بھی جو کچھ ہو گا اللہ خالق کل شئ کی ایک نئی تفسیر ہو گی جس کا تعلق خاص زمانہ تک محدود ہو گا کیونکہ الٰہی تجلیات لا انتہا ہیں۔ اور ہر زمانہ اس کی صفت خالقیت کی نئی تجلی سے نئے حقائق کے انکشاف کے لئے ایک باب حکمت ہے۔

(۴) میں چونکہ علمی پہلو کے اشتیاق سے اس طرف توجہ کرتا رہا اور کیمیاوی اعمال کے عملی نتائج کہ وہ صحیح ہیں یا غلط اور اس کے مبانی اور مقدمات بلحاظ میزان اور معیار عمل کے درست ہیں یا نہیں۔ اس کے عملی پہلو کے متعلق بلحاظ نتیجہ ایک عرصہ تک خاموش رہا۔ اور اگر مکذبین اور منکرین علم اکسیر کے متعلق کہتے کہ یہ بالکل جھوٹ اور غلط ہے۔ تو میں جواب میں یہی کہتا کہ ممکن ہے کہ غلط ہی ہو۔ اور اگر مصدقین میں سے کوئی حمائت میں بولتا کہ علم اکسیر بالکل درست اور حق ہے۔ تو اس کے جواب میں بھی یہ کہہ دیتا کہ ممکن ہے کہ درست ہو۔ کیونکہ تب مجھے اس کا علم مکمل حاصل تھا اور نہ ہی عمل سے آگاہی تھی۔ ہاں جہوسین کی ناکامیوں اور نامرادیوں کے متواتر اقوال اور اخبار کو سنکر یہی سمجھا۔ کہ چونکہ اس علم کا عملی نمونہ جو مفید یقین اور بپایہ صحت تسلی بخش ہو بظاہر مفقود ہے۔ اس لئے جب تک عملی نمونہ دکھانے والا استاد نہ ملے۔ اور پھر تجربہ اور مشاہدہ کرانے سے اس کی تصدیق کا مرتبہ میسر نہ آسکے۔ عملی پہلو خود بخود اختیار کرنا سخت نقصان رساں ہے۔ اور جب انسان زرگری کفش دوزی اور نان بائی کا عملی نمونہ روزانہ مشاہدہ کرنے سے پھر بھی استاد کے سوا اور مشق اور مزاولت کے سوا نہیں حاصل کر سکتا۔ حالانکہ یہ عملی نمونے بالکل عام اور سادے بھی ہیں لیکن اکسیر کا تو بہت نازک کام ہے۔ اس کا حاصل ہونا بغیر استاد اور بغیر نمونہ اور تجربہ و مشاہدہ کے کیسے ممکن ہے۔ پس ان دشواریوں کے باعث اگر علم اکسیر اپنی صحت کے لحاظ سے ممکن بھی ہے۔ تو پھر بھی اسے ناممکن کے ہی قریب سمجھنا چاہیئے۔ یہ ہے میری اپنی داستان جو اکسیر کے تاریک پہلو سے تعلق رکھتی ہے۔

ایک ضروری اعلان

ایک نوجوان احمدی نے امسال علیگڑھ کے طبیہ کالج سے پانچ سال پڑھائی کے بعد علم طب یونانی کی ڈگری ڈی۔ آئی ایم ایس۔ لی ہے۔ وہ کسی جگہ پریکٹس کرنا چاہتے ہیں۔ اگر کسی قصبہ یا بڑے گاؤں یا شہر میں احباب کے علم میں پریکٹس کا موقعہ ہو تو خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ اگر ممکن ہو تو وہ وہاں جا کر کام شروع کر دیں۔

سید محمد اسحٰق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخت گاہ رسول قادیان اور غیر مبایعین

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے قادیان کے مقام کو جو عزت و رفعت بخشی ہے۔ وہ کسی توضیح اور تشریح کی محتاج نہیں۔ یہ وہ مبارک اور مقدس بستی ہے جسے خدا نے برکت دی ہے۔ اور اسے اس زمانہ کے رسول کا تخت گاہ قرار دیا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جسے اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنی تجلیات اور انوار کے نزول کا مرکز قرار دیا ہے۔ اور قوموں کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ اور کوئی شخص احمدی کہلاتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستگی کا دعوےٰ کرتے ہوئے قادیان کی اس عظمت اور بزرگی سے انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن حیرت کا مقام ہے۔ کہ جب سے غیر مبایعین مرکز احمدیت سے الگ ہوئے ہیں۔ اس وقت سے خدا تعالےٰ کے برگزیدہ مسیح کا یہ مقدس مقام بھی ان کی نظروں میں اعتراضات کا نشانہ بن گیا ہے۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے وہ مخالفین احمدیت سے بھی سبقت لے جانا چاہتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض ایسی تحریروں کو جن میں آپ نے اپنی بعثت سے قبل اہل قادیاں کی بے دینی کی حالت کا ذکر فرمایا۔ انہیں توڑ مروڑ کر اور سیاق و سباق سے الگ کرتے ہوئے اس زمانہ پر چسپاں کرتے ہیں۔ چنانچہ پیغام صلح ۲۶ مئی ۱۹۴۱ء کی اشاعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ازالہ اوہام کی یہ عبارت درج کی گئی ہے کہ:۔

"خدا تعالےٰ نے مجھ پر ظاہر فرما دیا ہے کہ یہ قصبہ قادیان بوجہ اس کے کہ اکثر یزیدی الطبع لوگ اس میں سکونت رکھتے ہیں۔ دمشق سے ایک مشابہت و مناسبت رکھتا ہے۔ اور اس بارہ میں قادیان کی نسبت مجھے یہ بھی الہام ہوا اخرج منہ الیزیدیون یعنے اس میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں"۔

مضمون نگار نے اس عبارت سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ اس وقت قادیان میں نعوذ باللہ یزیدی الطبع لوگ رہتے ہیں۔ حالانکہ اگر پوری عبارت کو پڑھا جائے۔ تو اس میں وضاحت کے ساتھ بتلایا گیا ہے۔ کہ یہ وہ لوگ تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل قادیان میں سکونت پذیر تھے۔ اور آپ اس جگہ یہ مضمون بیان فرما رہے ہیں۔ کہ نبی عموماً ظالم اور بے دین لوگوں کی طرف آتے ہیں۔ تاکہ وہ ان کی اصلاح کریں۔ اور انہیں گناہوں کی زندگی سے نکال کر باخدا بنائیں۔ اور ایسے مقام جہاں نبیوں کے آنے سے پہلے لعنت کا مورد ہوتے ہیں۔ وہاں وہ نبیوں کی آمد کے بعد اور انہیں مان لینے کے بعد برکات کا موجب بن جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ قادیان کو دمشق سے مشابہت دینے کے بعد فرماتے ہیں:۔

"آپ مثیل دمشق (قادیان) عدل اور ایمان پھیلانے کا ہیڈ کوارٹر ہوگا۔ کیونکہ اکثر نبی ظالموں کی بستی میں آتے رہے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ لعنت کی جگہوں کو برکت کے مکانات بناتا رہا ہے"۔

(ازالہ اوہام ص۷۲ تقطیع خورد)

قارئین کرام اس عبارت کو بار بار پڑھیں اور دیکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عبارت میں کیا مضمون بیان فرمایا ہے۔ آپ وضاحت اور صراحت کے ساتھ یہ بیان فرما رہے ہیں۔ کہ اکثر نبی ظالموں کی بستی میں آتے رہے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ لعنت کی جگہوں کو برکت کے مکانات بناتا رہا ہے۔ اسی طرح آپ کی بعثت بھی ایسے لوگوں کی طرف ہوئی جو یزیدی الطبع تھے۔ مگر آپ کی بعثت کے بعد آپ کے ماننے والے خدا تعالےٰ کی برکات کا موجب اور مورد ہوئے۔ اور اللہ تعالےٰ نے قادیان کے مقام کو آپ کے وجود باجود کی وجہ سے بابرکت اور مہبط انوار و فیوض بنا دیا۔

چنانچہ ازالہ اوہام کی مندرجہ بالا عبارت میں آپ نے صاف الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ کہ قادیان کی پہلی حالت تو یہ تھی کہ اس میں رہنے والے لوگ عام طور پر بے دین تھے۔ مگر آپ کی بعثت کی برکت سے اب وہ "عدل اور ایمان پھیلانے کا ہیڈ کوارٹر ہوگا"۔

(۲) پھر ازالہ اوہام کی اسی عبارت کے تسلسل میں آپ ایک کشف کا ذکر فرماتے ہیں کہ "تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔ یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے مجھے دکھلایا گیا تھا"۔

(۳) "خدا تعالےٰ .... قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے"۔

(دافع البلاء صفحہ ۱۰)

(۴) "یہ ضروری ہوگا کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے"۔ (الوصیت صفحہ ۲۴)

(۵) "جیسے روشنی میں سیاہ دل چور نہیں ٹھہر سکتا۔ ایسے ہی اس مقام (قادیان) میں جو تجلیات اور انوار الٰہی کا مرکز ہے۔ کوئی سیاہ دل۔ خائن بہت مدت تک نہیں ٹھہر سکتا"۔

(بدر ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء)

(۶) زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تحریروں سے ظاہر ہے کہ قادیان دارالامان ہے۔ پس آج اس تختگاہ رسول اور مقدس اور بابرکت مقام کے متعلق یہ کہنا کہ اس میں یزیدی الطبع لوگ آباد ہیں

ٹانگا (مشرقی افریقہ) میں سیرۃ النبیؐ کا جلسہ

۲۷ اپریل ساڑھے دس بجے قبل دوپہر انڈین لائبریری ہال میں زیر صدارت مسٹر بی ڈی ٹیل بی۔ اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ انڈین سکول جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن قاری محمد یسین خانصاحب نے کی۔ پہلی تقریر بزبان انگریزی مسٹر ایم۔ ڈی باکر بی۔ اے نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر فرمائی۔ یہ مقرر ایک مرہٹہ ہندو صاحب ہیں۔ ان کی تقریر مبسوط۔ دلچسپ اور پُر از معلومات تھی۔ گہرے مطالعہ اور پوری دلچسپی اور غور و خوض کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات سے واقفیت حاصل کرنا انکی قابلیت و سعادت کا نشان ہے۔ آپ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حمیدہ و خصائل محمودہ پر روشنی ڈالتے ہوئے آپکا صادق اور راستباز ہونا ثابت کیا۔ آپ نے کہا پیغمبر اسلام کا امی ہو کر علم و حکمت سے بہرہ ور فرمانا آپ کی صداقت کا زبردست ثبوت ہے۔ نیز کئی ایک دیگر معیار صداقت قائم کرکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور راستبازی ثابت کی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ اب وہ زمانہ گذر گیا۔ جب حضرت پیغمبر اسلام کو نعوذ باللہ کاذب و مفتری کہا جاتا تھا۔ اب چار دانگ عالم میں آپکی صداقت و عظمت کا سکہ بیٹھتا جاتا ہے۔ اور دنیا نے تسلیم کر دیا ہے کہ یہ اعتراضات بیہودہ اور فرسودہ ہیں۔ بالآخر آپ نے جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ کی تحریک کو بہت مفید و بابرکت قرار دیتے ہوئے اس میں شمولیت و شرکت اور تقریر کا موقعہ پانے کے لئے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ دوسری تقریر مسٹر شاہ سکرٹری ہندو منڈل نے گجراتی میں کی۔ جس میں مختصر طور پر حضرت نبی کریمؐ کے حالات زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور پر اپنی عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔ اور اس تحریک کی بیحد تعریف کی۔ اور حاضرین کو باہمی تعاون کی تلقین کی۔ تیسری تقریر ایم۔ اے ایاز نے کی۔ جس میں حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مسٹر ایم۔ ایم۔ بسو تریا ممبر ورلڈ فیلوشپ سوسائٹی نے گجراتی میں حضرت بانی اسلامؐ کی پاکیزہ زندگی پر بطریق احسن لیکچر دیا۔ تقریر برجستہ اور پرجوش لہجہ میں کی گئی اور سامعین پر یہ اثر تھا کہ اسلامی تاریخ اور زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے ناجز مسلمان عالم تقریر کر رہا ہے۔ آخری مگر نہایت قیمتی اور بلند پایہ تقریر صاحب صدر نے فرمائی جس میں آپ نے کہا پیغمبر اسلام کسی ایک قوم یا ملک کیلئے مختص نہیں۔ بلکہ وہ ہمارے اور ساری دنیا کے پیغمبر ہیں۔ اسلام ایک زبردست طاقت و قوت ہے۔ اور اس کی تاریخ شاندار کامیابیوں اور عظیم الشان فتوحات سے معمور ہے سپین اور یورپ کا کثیر حصہ۔ ایشیا اور افریقہ۔ چین اور سائبیریا۔ غرضیکہ دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ مسلمانوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوئ نبوت

حضورؑ کی تحریرات کے رُو سے

(۲)

تبدیلئ تعریف نبوت کے ثبوت میں فیصلہ کُن حوالہ

تبدیلئ تعریف نبوت کو اس طرح بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ ایک وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے فرماتے ہیں۔ کہ " اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹)
اس عبارت میں اوائل سے مراد تریاق القلوب تک کا زمانہ ہے۔ کیونکہ اسی کے صفحہ ۱۵۷ پر یہ امر مذکور ہے۔ اور اس نسبت کے نہ ہونے کے معنے یہ بیان ہوئے ہیں۔ کہ مَیں "غیر نبی" ہوں۔ اور حضرت مسیحؑ نبی ہیں۔ لیکن دوسرے موقعہ پر حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:-

"خدا تعالےٰ نے اور اس کے پاک رسولؐ نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ اور تمام خدا تعالےٰ کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے اور اس کو تمام انبیاء کے صفات کاملہ کا مظہر ٹھیرایا ہے۔ اب سوچنے کے لائق ہے۔ کہ امام حسینؑ کو اس سے کیا نسبت ہے؟" (نزول المسیح صفحہ ۴۸)

غیر مبائعین غور کریں۔ کہ ایک وقت تک تو حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے۔ کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت! وہ نبی ہے۔ اور میں غیر نبی ہوں۔ مگر اب یہ صورت ہے۔ کہ حضور فرماتے ہیں۔ کہ حضرت امام حسینؓ کو مجھ سے کیا نسبت ہے۔ کیونکہ وہ غیر نبی ہے۔ اور میں نبی ہوں۔ خدا اور رسول نے مجھے نبی قرار دیا ہے۔ معلوم ہوا۔ کہ پہلے مروجّہ تعریف کے پیش نظر اپنی نبوت کی تاویل کی تھی۔ اور اب اللہ تعالےٰ کے بتانے سے اپنے آپکو نبی قرار دیا ہے۔ اگر غیر مبایعین سوچیں۔ تو اس ایک حوالہ سے ہی مسئلہ نبوت حل ہو جاتا ہے۔

امتی اور ظلی مصطلحات ذریعہ حصول بتانے کیلئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکرین آپ کے دعوے نبوت پر اپنی مروّجہ تعریف کی وجہ سے کہتے تھے۔ کہ آپ نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا ہے۔ اور آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر دعویدار ہیں۔ سو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بات واضح کرنے کے لئے کہ میں شریعت محمدیہ کے تابع نبی ہوں۔ اور مجھے جو کچھ ملا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے نتیجہ میں ملا ہے۔ مختلف اصطلاحات تحریر فرمائی ہیں۔ مجازی نبی۔ ظلی نبی۔ بروزی نبی۔ امتی نبی وغیرہ الفاظ صرف مذکورہ بالا غرض کو پورا کرنے کے لئے ہیں۔ اگر ان سے نفی نبوت کرنا مدنظر ہوتا۔ تو لفظ نبی کے استعمال کی سرے سے ضرورت ہی نہ تھی۔ ان مصطلحات کی غرض وغائت یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن مجید کے تابع نبی ہیں۔ اور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ سے آپ کو یہ بلند مرتبہ ملا ہے۔ اس بات کا ثبوت حضورؑ کی مندرجہ ذیل عبارات سے واضح طور پر ملتا ہے۔ فرماتے ہیں:-

۱۔ " اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں۔ جب تک اس کو امتی بھی نہ کہا جائے۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ ہر ایک انعام اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا ہے نہ کہ براہِ راست۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۹)

۲۔ "امتی ہونے کے بجز اس کے اور کوئی معنے نہیں۔ کہ تمام کمال اپنا اتباع کے ذریعہ سے رکھتا ہے۔" (ریویو بر مباحثہ چکڑالوی صفحہ ۸)

۳۔ " اس مرکب نام (امتی نبی) کے رکھنے میں حکمت یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ تا عیسائیوںؑ ایک سرزنش کا تازیانہ لگے۔ کہ تم تو عیسےٰ بن مریمؑ کو خدا بناتے ہو۔ مگر ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے۔ کہ اس کی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے۔ اور عیسےٰ کہلا سکتا ہے۔ حالانکہ وہ امتی ہے۔" (ضمیمہ براہین پنجم صفحہ ۱۸۴)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ سب مصطلحات اس بات کے بیان کرنے کے لئے اختیار فرمائی ہیں۔ کہ مجھے جو نبوت ملی ہے۔ جو مرتبہ ملا ہے۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع سے ملا ہے۔ اگر غیر مبایع دوست ظلی نبی کے معنے غیر نبی کریں تو وہ بتلائیں کہ حضور کے ان حوالجات کا کیا مطلب ہے!

(الف) "کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی عزت وقرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم ہرگز حاصل نہیں کر سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۹)

(ب) "یہ عاجز مجازی اور روحانی طور پر وہی مسیح موعود ہے۔ جس کی قرآن و حدیث میں خبر دی گئی ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۶۱)

کیا ظلی طور پر مرتبہ پانے سے مراد مرتبہ نہ پانا ہے یا مجازی مسیح موعود سے غیر مسیح موعود مراد ہے؟ اگر نہیں۔ بلکہ یہ لفظ حصول کمال ومرتبہ کا طریق تبلا رہے ہیں۔ تو کیوں یہی مفہوم ظلی نبی کا نہیں لیا جاتا۔

اقرار وانکار دعوئ نبوت کی تشریح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں دعوئ نبوت سے انکار بھی موجود ہے اور دعوئ نبوت کا اقرار بھی موجود ہے۔ مگر اقرار اور انکار دونوں کا علیحدہ علیحدہ پہلو ہے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی تشریح فرما دی ہے۔ تحریر فرماتے ہیں:- "جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اسی کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کرکے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔" (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

کیا اس واضح تشریح کے بعد بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کا دعوئ ہی نہیں کیا۔ بے شک آپ نے تشریعی اور مستقل نبوت کا انکار کیا ہے۔ مگر غیر تشریعی اور فیض محمدی سے نبوت کا دعوے فرمایا ہے۔

دعوئ نبوت پر دس حوالہ جات

اب میں ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیسیوں عبارتوں میں سے صرف دس حوالے درج کرتا ہوں۔ حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:-

۱۔ " دونوں سلسلوں کا تقابل پورا کرنے کیلئے ضروری تھا۔ کہ موسوی مسیح کے تقابل پر محمدی مسیح بھی شان نبوت کے ساتھ آوے۔ تا اس نبوت عالیہ کی کسر شان نہ ہو۔" (نزول المسیح صفحہ ۳)

(۲) میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔" (براہین احمدیہ پنجم صفحہ ۵۳ حاشیہ)

۳۔ "مَیں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲)

۴۔ " خدا تعالےٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کیلئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے ہیں۔ کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں۔ تو ان کی بھی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۷)

(۵)۔ "خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوحؑ کی کشتی قرار دیا۔

سو تمام انسانوں کے لئے اس کو مدارِ نجات ٹھیرایا۔" (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۹ حاشیہ)

۶۔ "وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا۔ پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

۷۔ "سچا خدا وہی ہے۔ جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء صفحہ ۱۱)

۸۔ "ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے اے غافلو! تلاش تو کرو۔ شائد تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہوگیا ہے۔ جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۸ و ۹)

۹۔ "خدا نے نہ چاہا۔ کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے۔ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کی تخت گاہ ہے۔" (دافع البلاء صفحہ ۱۰)

۱۰۔ "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اگر میں اس سے انکار کروں۔ تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔" (آخری مکتوب مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

عبارتیں نہایت واضح اور روشن ہیں سچ مچ اس بات کا سمجھنا بالکل آسان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مدعیٔ نبوت تھے۔ آپ نے مستقل اور تشریعی نبوت سے انکار فرمایا ہے۔ مگر تابع شریعت محمدیہ نبوت کا دعوےٰ فرمایا ہے۔ تا اس زمانہ میں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے گواہ ہوں۔ پس حضرت احمد علیہ السلام نبی ہیں۔ اور نبوت ان سے منفک نہیں ہو سکتی۔

خاکسار
ابو العطاء جالندھری

درزیوں کی ضرورت

ملٹری میں درزیوں کی ضرورت ہے۔ ابتداءً میں روپیہ چودہ آنہ یومیہ اجرت ملیگی محنتی احباب کیلئے بڑا اچھا موقعہ ہے بعد میں ترقی کے امکانات ہیں۔ خواہشمند احباب نظارت امور عامہ میں درخواست دیں۔ ناظر امور عامہ

پتہ مطلوب ہے

کرم الٰہی صاحب دیگراں ضلع ہزارہ جہاں کہیں ہوں اپنے مکمل پتہ سے مطلع فرمادیں۔ اور جو رقم ان کے ذمہ قرض نکلتی ہے اس کے ادا کرنیکی صورت سے مطلع فرمادیں۔ انچارج تحریک جدید

"الفضل" کا خطبہ نمبر

"الفضل" کا ہفتہ وار ایڈیشن جس کے ذریعہ جلد سے جلد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ احباب تک پہنچایا جاتا ہے۔ اب حسب ذیل خصوصیات کا حامل ہے۔

(۱) حجم بارہ صفحہ ہے۔
(۲) جماعت احمدیہ کے متعلق ہفتہ بھر کی خبریں اور ضروری حالات یکجائی طور پر شائع کئے جاتے ہیں۔
(۳) ہفتۂ جنگ کے عنوان کے ماتحت ہفتہ بھر کے جنگی حالات پر تبصرہ کیا جاتا ہے۔

جو احباب روزانہ الفضل کے خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے انہیں اب خطبہ نمبر کی خریداری سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ جبکہ سالانہ چندہ بھی بہت ہی کم یعنی اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔

ڈلہوزی کا گرمائی ہیڈکوارٹر

لاہور اور امرتسر

ششماہی ریل اور موٹر کے مشترکہ واپسی ٹکٹوں کی قیمت

	درجہ اول (روپے — آنے)	درجہ دوم (روپے — آنے)	درمیانہ درجہ (روپے — آنے)
لاہور	۹ — ۲۹	۹ — ۱۹	۸ — ۸
امرتسر	۰ — ۲۳	۵ — ۱۶	۴ — ۷

موٹر کے سفر میں مسافروں کا حادثات کے متعلق بیمہ کیا جاتا ہے
مزید تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں

چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

مکمل بہی کھاتہ

بغیر مدد دیگرے سکھانے والی کتب فہمید حساب اردو ۳۰۰ صفحات ۱۲ / گورمکھی ۱۰ / ہندی ۱۲ / شارح تجارت اردو ۷۰۰ صفحات ۳ / محصول ۸ /
منیجر انڈینز اکاؤنٹنسی کالج کٹڑہ دولو امرتسر

پچاس ہزار سے زائد لوگ

روزانہ "الفضل" کو پڑھتے ہیں۔ پس اسمیں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ڈیفنس سیونگس اسٹامپ خریدیئے

اور روپیہ پیدا کیجئے

ہر دس روپے کی رقم پر دس سال میں تین روپے نو آنے منافع ہو جاتا ہے۔ پوسٹ آفس سے۔ چار آنے۔ آٹھ آنے اور ایک روپیہ والے سیونگس اسٹامپ مل سکتے ہیں۔ جونہی آپ انہیں خریدیں ایک سیونگس کارڈ پر جو ہر پوسٹ آفس سے مفت ملتا ہے چپکاتے جائیں۔ جب کارڈ پر دس روپے کی قیمت کے اسٹامپ ہو جائیں۔ تو پوسٹ آفس سے اسکے تبادلہ میں ایک ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ لے لیں۔

اپنا سیونگس کارڈ ابھی لے لیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۷ مئی۔ آج کامنز میں مسٹر چرچل نے اعلان کیا کہ شمالی آئرلینڈ میں جبری بھرتی نہیں کی جائے گی۔ اس بارہ میں پہلا فیصلہ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ آئرش لیڈروں نے اس فیصلہ کی سخت مخالفت کی تھی۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ کریٹ کی جنگ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے آج دارالعوام میں کہا۔ کہ وہاں دشمن کو کمک پہونچنے سے روکنے میں ہم کامیاب نہیں ہو سکے۔ چھوٹی کشتیوں کے ذریعہ جرمن سپاہی ساحل پر اتر گئے۔ اگرچہ ہزاروں سمندر میں ڈوب مرے ہیں۔ اس لڑائی میں ہمارے چار تباہ کن اور دو جنگی جہاز کام آئے۔ اور بعض اور کو کچھ نقصان پہونچا۔ مگر وہ بچ نکلے نہیں ہیں

لنڈن ۲۷ مئی سیاسی مبصرین کا بیان ہے۔ کہ جرمنی اور روس میں ملکی فوجی تعاون کے لئے بات چیت شروع ہو گئی ہے۔ اور دونو مشرق وسطےٰ کے ممالک میں مشترکہ کارروائی کریں گے خیال ہے کہ روس ایران پر قبضہ کرے گا۔ اور وہ جرمنی کو بحیرہ اسود کے استعمال کی اجازت دے دیگا۔

قاہرہ۔ ۲۷ مئی۔ ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ جرمن دستے سلوم سے پھر مصر کے اندر داخل ہو کر ۲۳ میل آگے بڑھ گئے ہیں۔ طبروق کے حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ بن غازی پر ہوائی حملے جاری ہیں۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن فوجیں ہسپانوی سپاہیوں کے لباس میں ٹینکوں اور مسلح گاڑیوں کے ساتھ سپینی مراکو میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور وہاں مورچے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ ساحلی علاقہ عربوں سے یہ کہہ کر خالی کرایا جا رہا ہے۔ کہ یہاں پلیگ پھیل گئی ہے۔ خیال ہے کہ وہ ٹانگیر یا شاید جبرالٹر پر حملہ کریں گے۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ جرمن امیر البحر ایڈمرل ریڈر نے کہا تھا۔ کہ اگر امریکہ نے سامان جنگ لے جانے والے برطانی جہازوں کے ساتھ امریکن جنگی جہاز بھیجے تو ہم اسے اعلان جنگ کے مترادف سمجھیں گے۔ اس کے جواب میں امریکن وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ جرمن ایسی دھمکیوں سے مرعوب نہیں کر سکتا۔ اور ہم یہ کبھی برداشت نہیں کریں گے کہ ہمارا حشر بھی یوروپین ممالک کا سا ہو۔

لاہور ۲۸ مئی۔ آج یہاں درجہ حرارت زیادہ سے زیادہ ۱۱۵ ریعنے معمول سے سات درجہ زیادہ تھا۔

لنڈن۔ ۲۸ مئی۔ کل رات امریکن پریذیڈنٹ نے جو تقریر کی۔ اس کا مطلب امریکہ میں یہ لیا جا رہا ہے۔ کہ جب پریذیڈنٹ موصوف مناسب سمجھیں گے اٹلی و جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیں گے۔ اس تقریر نے امریکہ کو لڑائی کے لئے تیار کر دیا ہے۔ اور آپ نے قومی خطرہ کا جو اعلان کیا ہے۔ اس کے پیش نظر آپ کو وسیع اختیارات مل گئے ہیں۔ آپ جب چاہیں۔ فوجوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیج سکتے ہیں۔ منڈیوں کا کاروبار تین ماہ کے لئے بند کر سکتے ہیں۔ وہ بندرگاہ اور تار گھر جو بجلی پیدا کرنے کے کام آتے ہیں ان پر قبضہ کر سکتے ہیں جس ریڈیو سٹیشن کو چاہیں بند کر سکتے ہیں۔ کام کرنے کے متعلق قانونی پابندیوں کو دور اور کارخانوں بلکہ کلوں پر بھی قبضہ کر سکتے ہیں۔ آپ نے تقریر کے آخر میں بڑے زور سے کہا۔ کہ برطانیہ کو سامان ضرور پہنچایا جائے گا۔ امریکن اخبارات کا خیال ہے۔ کہ ایسا کرنے سے جرمنی اور امریکہ میں لڑائی ٹھن جائے گی۔ کینیڈا کے وزیر اعظم نے کہا ہے۔ کہ اس تقریر کا مطلب یہ ہے کہ لڑائی امریکہ کے دروازہ پر پہنچ گئی ہے

لنڈن ۲۸ مئی۔ جرمن فوجیں کریٹ میں برابر اتر رہی ہیں۔ اس لئے خیال ہے کہ وہاں لڑائی کی حالت نازک ہے۔ مگر ابھی کوئی صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ہر کلین میں دشمن نے اور بہت سی فوج اتار دی ہے۔ اور وہاں لڑائی کی حالت اچھی نہیں۔

قاہرہ ۲۸ مئی۔ سولم پر اب دشمن کا قبضہ ہو گیا ہے۔ مگر لڑائی کی حالت خراب نہیں۔ یہاں جرمن فوجیں ٹینکوں اور توپوں کی مدد سے آگے بڑھنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ بحری وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ دشمن کا ایک جہاز وزنی اٹھارہ ہزار ٹن۔ جو تین ہزار فوج لیبیا لے جا رہا تھا غرق کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ سمندری محکمہ کے بورڈ نے بحری بیڑے کو بسمارک کی غرقابی پر مبارکباد کا پیغام بھیجا۔ اور اسے اس کا شاندار کارنامہ قرار دیا ہے

پشاور ۲۸ مئی۔ ضلع بنوں کے جنوب مغربی علاقہ میں طوفان باد و باراں سے سخت تباہی ہوئی ہے۔ تین اشخاص ہلاک اور دو مجروح ہوئے۔ ستر مویشی مر گئے۔ کئی درختوں پر بجلی گری۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہٹلر کریٹ کی جنگ کو ختم کر کے سائپرس پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ جس سے فارغ ہو کر وہ ایشیائے کوچک کو جائے گا۔ اور پھر سویز پر حملہ کرے گا۔ وہ چاہتا ہے کہ بحیرہ روم سے برطانی بیڑے کو نکال دے۔ یا اسے زیادہ سے زیادہ نقصان پہونچائے۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ ایڈمرل ڈارلان نے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر برطانی بیڑے نے بحیرہ روم میں فرانسیسی جہازوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ تو منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔

بٹالہ ۲۸ مئی۔ مولوی ظفر علی صاحب یہاں آئے ہوئے تھے۔ مسلم لیگ کی طرف سے منادی کرائی گئی۔ کہ آپ جامع مسجد میں نماز جمعہ پڑھائیں گے مگر جب نماز کا وقت آیا۔ تو نمازیوں میں سے اکثر نے آپ کے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کر دیا۔ اور آخر مسجد کے امام نے نماز پڑھائی۔

لنڈن۔ ۲۸ مئی دشمن کے ایک اٹھارہ ہزار ٹن کے جہاز کی غرقابی کی خبر پہلے دی جا چکی ہے۔ اس پر دو تارپیڈو لگے۔ اور امید ہے کہ وہ ڈوب چکا ہوگا اس کے ساتھ اور بھی رسد لے جانے والے جہاز ڈبوئے گئے ہیں۔ ایک فرانسیسی جہاز جو تیل لئے جا رہا تھا۔ اور جس کا وزن پانچ ہزار ٹن تھا ڈبو دیا گیا اس کے ساتھ اطالوی جنگی جہاز بھی تھے ان کے علاوہ ایک اطالوی جنگی جہاز بھی ڈوب گیا ہے

قاہرہ ۲۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ ایک اور اطالوی ڈویژن نے اپنے کمانڈر سمیت جنوبی ابے سینیا میں ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ کریٹ کی برطانی فوجوں کو کمک پہونچائی جا رہی ہے۔ قاہرہ کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کینیا کے علاقہ میں برطانی فوجیں شدید مقابلہ کے بعد کچھ اور پیچھے ہٹ گئیں۔ یہاں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ سوڈا بے اور ہرکلین میں بھی حالت خراب ہے۔ مگر ایکمو میں کچھ سدھر گئی ہے۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ مسٹر روزویلٹ کی تقریر پر جرمن اور اطالوی حلقوں سے کوئی رائے زنی نہیں ہوئی۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ امریکن سفیر مقیم برطانیہ امریکہ گئے ہیں۔ جہاں سے وہ پریذیڈنٹ اور وزیر خارجہ سے ملنے کے بعد دو ہفتہ کے اندر واپس آ جائیں گے

لنڈن ۲۸ مئی۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے برٹنی کے علاقہ میں برلیسٹ سے شمال مغرب کی طرف پچاس میل کے فاصلہ پر دشمن کے ہوائی اڈوں پر بمباری کی۔ سات جہاز زمین پر ہی تباہ ہو گئے۔ ایک لنگر پر بم لگا۔ اور وہ بھی برباد ہو گیا۔ اور ایک اور کو سخت نقصان پہونچا۔ دشمن کے دو جہاز سمندر میں ڈبو دیئے گئے۔ اور کولون کے صنعتی ٹھکانوں پر بھی شدید بمباری کی گئی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah